بسم اللہ الرحمن الرحیم

(تقریر برھان تطبیق)

علوم انسانیہ میں شریف تر اور ملکات نفسانیہ میں عزیز تر علم علم حکمت ہے۔ اور علم حکمت میں بھی وہ نوع شریف تر ہے جو میں وجود الہ کے بارے میں بحث کی جائے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی ذات کی صفات کے بارے میں بحث تب کی جاتی ہے جب ذات کا علم ہو؛ کیونکہ ایک چیز کا ثبوت دوسری چیز کیلئے مثبت لہ کے وجود کی فرع ہے۔ اس کائنات میں کون و فساد کے نظارے مخصوص اشیاء میں ہم مشاہدہ کرتے تھے اور کر رہے ہیں یعنی کون و فساد مختلف اوقات میں مختلف اشیاء پر طاری ہوتا یعنی وجود کون و فساد کسی چیز پر موجود ہوتا ہے تو کسی چیز پر معدوم اسے اپ یوں سمجھ لیں کہ اپ ایک بند اندھیرے کمرے میں ہیں اور اچانک سے ایک تیز روشنی اور اواز ظاہر ہو کر فوراً غائب ہو جائے۔ تو اپ کے ذہن میں دو چیزوں کا علم آئیگا

(1) : وجود روشنی و صوت۔ (2) : عدم روشنی و صوت۔

اب آپ عقلاً دیکھا جائے تو چار احتمالات بنتے ہیں :

(1) - وجود ہو عدم نہ ہو۔

(2) - عدم ہو وجود نہ ہو۔

(3) - وجود و عدم دونوں ہوں۔

(4) - وجود و عدم میں سے کوئی نہ ہو

اب عقل متوسط ان چاروں میں غور کرے تو وجدان شہادت دے کہ تیسرا اور چوتھا احتمال باطل محض ہے کیونکہ جب وجود ہو تو عدم منتفی اور جب عدم متحقق تو وجود منتفی لھذا دونوں جمع ہوں تو اجتماع نقیضین دونوں اٹھ جائیں تو ارتفاع نقیضین اور دونوں ہی بشہادت مبدء ھویت باطل ہے۔ اسی طرح تناقض اور تسلسل بھی بشہادت مبدء ھویت باطل ہیں کیونکہ تناقض میں وجود و عدم کا اجتماع لازم آتا ہے اور تسلسل میں بھی اور مبدء تناقض اور مبدء تسلسل دونوں ہی مبدء ھویت کو راجع ہیں کما حققہ الامام الرازی فی "نہایۃ العقول فی درایۃ الأصول". بالجملہ ہمارے آئمہ متکلمین دین متین نے ابطال تسلسل کیلئے کئیں دلائل و براہین اپنے اسفار میں بیان فرمائے ہیں ان میں سے مشہور برھان تطبیق ہے : جس کی تقریر یہ کہ بر تقدیر تسلسل امور غیر متناھیہ جو کہ معلولات ہیں علت تامہ کے جیسے بارش کا ہونا، پودوں کا اگنا، پتوں کا اگنا، دنوں کا بدلنا، الغرض ہر امر ممکن معلول ہے علت تامہ (باری تعالی) کا لہٰذا ہم آج کے دن سے لے کر زمانہ ماضی تک لا نھایہ سلسلہ فرض کرتے ہیں، اور اسکے ساتھ اسی سلسلے میں سے ایک سلسلہ اور فرض کرتے ہیں اج کے دن سے دس منٹ پہلے سے لا نھایہ تک جائے، جب عقلاً دو سلسلہ فرض کیے :

اب پہلا سلسلہ معلولات کے ہر ایک معلول کو دوسرے سلسلہ معلولات کے ہر ہر معلول میں تطبیق دیں یعنی ان کا موازنہ کریں کہ ایک کے مقابل ایک دو کے مقابل دو تین کے مقابل تین چار کے مقابل چار۔۔۔۔۔۔۔۔۔ الی آخرہ۔ تو دونوں مجموعہ معلولات دو حال سے خالی نہ ہونگے یا تو دونوں کے معلولات برابر ہونگے یا نہیں اگر برابر ہوں تو کل اور جزء میں مساوات لازم آتی ہے؛ کیونکہ دوسرا سلسلہ معلولات، پہلے سلسلہ معلولات کا جزء ہے اور جزء اور کل کا برابر ہونا بشہادتِ مبدء ھویت باطل ہے۔ اور اگر پہلا سلسلہ معلولات دوسرے سلسلہ معلولات کے برابر نہ ہو تو دوسرا سلسلہ قلّت معلول کی وجہ سے متناہی ہو جائیگا۔ اور جب دوسرا سلسلہ متناہی ہوگا تو اس کا کل یعنی پہلا سلسلہ بھی متناہی ہوگا کیونکہ شئ محدود پر اضافہ بھی محدود ہی ہوتا ہے لہٰذا سلسلہ اولی غیر متناھیہ متناہی ہو گیا۔ جو کہ ہمارا مطلوب ہے۔

تقریر برھان تمانع

عالم جواہر اور اعراض پر مشتمل ہے اور وہ حادث ہیں کیونکہ وہ حرکات و سکون سے خالی نہیں اور جو چیز محل حوادث ہو وہ حادث ہوتی ہے کیونکہ محل میں حال کا حلول ہوتا ہے اور بلا حلول حال حال نہیں رہتا اور نہ محل محل رہتا ہے۔ نظر برآں کسی ایک صانع قادر مختار کا وجود لازمی ہے جو ان تمام جواہر و اعراض کا قیوم ہو۔ اور وہ قیوم عقل و عادت و شریعت سب کے مقتضیات کے مطابق ایک ہی ہو سکتا ہے دو نہیں کیونکہ اگر دو صانع' قادر' مختار فرض کریں اور ان میں سے ایک زید کی حرکت چاہے اور دوسرا خدا زید کا ساکن ہونا پسند کرے۔ کیونکہ حرکت زید اور سکون زید امر ممکن ہیں۔ اور ہر امر ممکن سے ہی قدرت متعلق ہوتی ہے لہٰذا حرکت زید و سکون زید مقدور ہوئے۔ اب یا تو حرکت اور سکون دونوں حاصل ہو جائیں گے یا ان میں سے ایک چیز ہو گی۔ اگر دونوں ہوں تو اجتماع نقیضین لازم آئیگا کیونکہ حرکت کہتے ہیں خروج من القوۃ إلی الفعل علی سبیل التدریج اور سکون کہتے ہیں اس چیز کا حرکت نہ کرنا جو حرکت کر سکے۔ اور شک نہیں کہ دونوں کا اجتماع محال ذاتی ہے۔ اور اگر ایک امر حاصل ہو تو لازم آئیگا کہ ایک خدا کی مراد پوری ہو اور دوسرا نامراد ہو تو جو نامراد و ناکام ہوا اپنے مقصد کی تحصیل میں وہ عاجز ہو اور عاجز کا خدا ہونا محال ہے کیونکہ عاجز محتاج الی الغیر ہوتا اور ہر محتاج الی الغیر ممکن و حادث ہوتا ہے جو وجوب ذاتی کے صریح منافی ہے۔